98110 ـ لڑكى كے گھر والے شادى نہيں كرتے اب وہ بغير ولى كے عرفى شادى كرنے كا سوچ رہى ہے

سوال

ميں اكتيس برس كى لڑكى ہوں اور ميرى مالى حالت بھى كمزور ہے ميں ملازمت بھى نہيں كرتى، تقريبا ايك برس سے ميرا انٹرنيٹ كے ذريعہ ايك نوجوان سے تعارف ہوا تو اس نے مجھ سے شادى كرنے كى فكر پيش كى، اور وہ نوجوان لڑكے اور لڑكيوں ميں تعارف كى سوچ كے خلاف ہے.
ميں نے اپنى والدہ سے اس موضوع كے متعلق بات كى تو انہوں نے انكار كر ديا اور دليل يہ دى كہ وہ معاشرتى طور پر ہم سے اوپر ہے، اس كى وجہ سے ہو سكتا ہے وہ ہم كو حقير جانے اور اس كے خاندان والے ہميں نچلے درجہ كے سمجھيں.
ميں نے والدہ سے كئى بار شادى كے بارہ ميں بات كى ہے ليكن وہ كہتى ہے كہ تم شادى كر كے كيا كرو گى تم اپنے گھر ميں عزت و احترام سے رہ رہى ہو!!!
ميں نے اس لڑكے كو بتا ديا كہ ميں تم سے شادى نہيں كر سكتى اور ہم نے آپس ميں رابطہ منقطع كر ديا، كچھ مہينے قبل ميں نے شادى كى ايك ويب سائٹ كے ذريعہ ايك لڑكے سے تعارف كيا جو كہ پہلے بھى شادى شدہ ہے، مجھے اس ميں كوئى مانع نہيں ليكن ميرى والدہ انكار كرتى ہے اور كہتى ہے كہ وہ شادى شدہ بھى ہے اور پھر اس كى برادرى اور قبيلہ بھى اور ہے.
ہمارى مالى حالت اچھى نہيں، اور ہمارا خاندانى ماحول بھى مشكل ہے، ميں اس حالت سے نفسياتى طور پر تنگ آ چكى ہوں، ليكن اس كے باوجود اپنے رب كا خوف اور ڈر ہے، ليكن ايك يا دو بار ايسے كام كى جرات كر بيٹھى جس كا ذكر كرنا مناسب نہيں سمجھتى.
جناب مولانا صاحب: ميں حرام كام ميں نہيں پڑنا چاہتى ليكن آخرى حل يہى ہے كہ ميں اس آخرى شخص سے شادى كر لوں جس سے ويب سائٹ كے ذريعہ ميرا تعارف ہوا ہے، وہ بھى شادى كے ليے تيار ہے، اور ہم الحمد للہ شادى پر متفق ہيں. ميرا سوال يہ ہے كہ: ميں عرفى شادى كرنا چاہتى ہوں ليكن اس كے گواہ بھى ہوں اور عقد نكاح بھى اور مہر بھى ہو، ليكن اس كى جانب سے ولى نہ ہو اور نہ ہى ميرے خاندان والوں كو علم ہو...
كيونكہ ميرے والد صاحب كمزور شخصيت كے مالك ہيں، اور بات ميرى والدہ كى ہى مانى جاتى ہے، اور ان اساسى گواہوں كے علاوہ ميرى دو سہيلياں بھى ہيں....
كيا ميں اس سے شادى كر سكتى ہوں ؟
يہ علم ميں رہے كہ ميرى يہ عرفى شادى مستقل طور پر نہيں رہےگى بلكہ جب مناسب وقت آيا اپنے خاندان والوں كو بتا دونگى، ميں يہ شادى اس ليے كرنا چاہتى ہوں تا كہ اپنى عفت و عصمت محفوظ ركھ سكوں، كيا ميرے ليے ايسا

کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں سے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھی اپنے والی کی اجازت کے بغیر نکاح اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے اور اگر جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہ ہو اس کا حاکم ولی ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابو داود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

دوم:

جب ولی اپنی ولایت میں موجود عورت کو مناسب اور برابر کے رشتہ آنے پر اس کی شادی نہ کرے جس سے وہ شادی کرنے پر راضی ہو تو اس نے اسے شادی کرنے سے روك دیا، اس طرح اس کی ولایت منتقل ہو کر بعد والے عصبہ مرد کو حاصل ہو جائیگی، اور پھر قاضی کو.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

عضل کا معنی یہ ہے کہ عورت کو اس کے مطالبہ پر مناسب اور کفؤ کے رشتہ سے شادی کرنےسے منع کر دینا، جبکہ دونوں میں سے ہر ایك دوسرے کی رغبت رکھتے ہوں.

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کی ایك شخص سے شادی کر دی تو اس شخص نے میری بہن کو طلاق دے دی، اور جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ اس سے دوبارہ شادی کرنے کے لیے آیا تو میں نے اسے کہا:

میں نے اس سے تیری شادی کی، اور تیرا بستر بنایا اور تیری عزت و احترام کیا تو نے اسے طلاق دے دی اور اب اس کا دوبارہ رشتہ طلب کر رہے ہو! اللہ کی قسم وہ تیرے پاس دوبارہ کبھی نہیں لوٹ سکتی، اور اس شخص میں کوئی حرج بھی نہ تھا اور عورت بھی اس کے پا سواپس جانا چاہتی تھی.

تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرما دی:

" تم انہیں مت روکو "

تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اب میں کرتا ہوں، تو انہوں نے اپنی بہن کی شادی اس سے کر دی " اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

چاہے مہر مثل یا اس سے کم میں شادی کرنے کا مطالبہ کرے، امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی کہنا ہے.

چنانچہ اگر عورت کسی بعینہ کفؤ رشتہ سے شادی کرنے کی رغبت رکھتی ہو اور ولی کسی اور کفؤ والے رشتہ سے اس کی شادی کرنا چاہتا ہو، اور جس شخص سے وہ عورت شادی کرنا چاہتی ہے اس سے شادی نہ کرے تو وہ اس کو شادی سے روکنے والا یعنی عاضل شمار ہوگا.

لیکن اگر وہ عورت کفؤ کے بغیر کسی اور شخص سے شادی کرنا چاہتی ہے تو ولی اسے اس سے منع کر سکتا ہے، تو اس صورت میں وہ عاضل شمار نہیں ہو گا.

دیکھیں: المغنی (9 / 383).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب ولی عورت کو کسی ایسے شخص سے شادی کرنے سے منع کر دے جو دین اور اخلاق میں اس کا کفؤ ہو تو ولایت اس کے بعد والے عصبہ مرد ولی میں منتقل ہو جائیگی، اور اگر وہ سب اس کی شادی کرنے سے انکار کریں جیسا کہ غالب میں ہے تو یہ ولایت شرعی حاکم میں منتقل ہو جائیگی، اور شرعی حاکم اس عورت کی شادی کریگا.

اور اگر اس تك معاملہ اور مقدمہ پہنچتا ہے اور اسے علم ہو جائے کہ اس کے اولیاء نے شادی کرنے سے منع کر دیا

ہے تو اس پر اس کی شادی کرنا واجب ہے، کیونکہ جب خاص ولایت حاصل نہ ہو تو حاکم کو عام ولایت حاصل ہے.

فقھاء رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ولی آنے والے رشتہ کو بار بار رد کر دے اور وہ رشتہ کفؤ بھی ہو تو اس طرح وہ فاسق بن جائیگا، اور اس کی عدالت اور ولایت ساقط ہو جائیگی، بلکہ امام احمد کے مسلك میں مشہور یہ ہے کہ اس کی امامت بھی ساقط ہو جائیگی، اس لیے وہ مسلمانوں کو نماز بھی نہیں پڑھا سکتا، اور یہ معاملہ بہت خطرناك ہے.

جیسا کہ ہم اوپر اشارہ کر چکے ہیں کہ بعض لوگ اپنی ولایت میں موجود عورت کا مناسب اور کفؤ رشتہ آنے پر رد کر دیتے ہیں، لیکن لڑکی قاضی کے پاس آ کر شادی کا مطالبہ کرنے سے شرماتی رہتی ہے، یہ فی الواقع اور حقیقت ہے، لیکن اس لڑکی کو مصلحت اور خرابی میں موازنہ کرنا چاہیے کہ کس چیز میں زیادہ خرابی پائی جاتی ہے:

کہ وہ اس طرح شادی کے بغیر رہے اور اس کا ولی اس پر کنٹرول کرے اور اپنی مرضی اور خواہش و مزاج کے مطابق حکم چلائے اگر وہ بڑی ہو جائے اور نکاح کرنا چاہے تو اس کی شادی کر دے یا پھر وہ قاضی کے پاس جا کر شادی کا مطالبہ کرے حالانکہ یہ اس کا شرعی حق بھی ہے ؟

بلاشك دوسرا بدل پہلے سے بہتر ہے، وہ یہ کہ لڑکی قاضی کے پاس جا کر شادی کا مطالبہ کرے کیونکہ یہ اس کا حق ہے؛ اور اس لیے بھی کہ ا سکا قاضی کے پاس جانا اور قاضی کا اس کی شادی کر دینے میں دوسرے کی بھی خیر اور بھلائی اور مصلحت پائی جاتی ہے.

کیونکہ اس کے علاوہ ہو سکتا ہے دوسری عورت بھی اسی طرح قاضی کے پاس آ جائے جیسے وہ آئی ہے، اور اس لیے بھی اس کا قاضی کے پاس آنے میں اس طرح کے لوگوں کے لیے ڈر اور روکنے کا بھی باعث ہے جو اپنی ولایت میں موجود عورتوں پر ظلم کرتے ہوئے ان کی مناسب رشتہ آنے پر شادی نہیں کرتے یعنی اس میں تین مصلحتیں پائی جاتی ہے:

پہلی مصلحت:

اس عورت کے لیے ہے جو یہ مقدمہ قاضی کے پاس لے جائے تا کہ وہ شادی کے بغیر نہ رہے.

اور دوسری مصلحت:اس کے علاوہ دوسری عورت کے لیے دروازہ کھلے گا جو اسی انتظار میں ہے کہ کوئی مقدمہ پیش کرے اور ہم بھی جائیں.

اور تیسری مصلحت: ان اولیاء کو روکا جاسکےگا جو اپنی بیٹیوں یا اپنی ولایت میں موجود عورتوں پر اپنی مرضی

ٹھونستے ہیں اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں.

اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کی بھی مصلحت پائی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا:

" جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بہت زیادہ فتنہ و فساد ہو گا "

اور اسی طرح اس میں خاص مصلحت پائی جاتی ہے وہ یہ کہ اس طرح ان لوگوں کی ضرورت پوری ہوگی جو دین اور اخلاق میں کفؤ عورتوں سے رشتہ کرنا چاہتے ہیں " انتہی

ماخوذ از: فتاوى اسلامية (3 / 148).

دوم:

آپ کو چاہیے کہ آپ اس سلسلہ میں ایسے افراد سے معاونت حاصل کریں جو آپ کے والد اور والدہ کو نصیحت کریں، اور انہیں آپ کی شادی کرنے پر تیار کریں، اور انہیں ظلم کرنے اور شادی سے روکنے کے گناہ سے ڈرائیں.

اور آپ سے جو شخص شادی کرنے کی رغبت رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ آپ کے ولی سے آپ کا رشتہ طلب کرے، اگر وہ بغیر کسی ظاہری سبب کے انکار کر دے تو پھر آپ اپنا معاملہ قاضی کے سامنے رکھیں تا کہ وہ آپ کی شادی کا معاملہ طے کرے اور آپ کو حق حاصل نہیں کہ آپ اپنی شادی خود کر لیں، خاص کر عرفی شادی جس میں آپ کے حقوق کی کوئی ضمانت بھی نہیں ہے.

اس طرح کی شادیوں میں خاوندوں کے لیے بہت آسان ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیوی سے چھٹکارا حاصل کر لیتے ہیں، اور اسے چھوڑ دیتے ہیں، اور اسے پہچاننے سے بھی انکار کر دیتے ہیں اور اس کے کسی حق کا اعتراف تك نہیں کرتے، اس کے بہت سارے قصے مشہور ہیں، اس لیے ان قصوں سے عبرت حاصل کرنی چاہیے.

سوم:

آپ کو چاہیے کہ آپ کسی بھی اجنبی مرد کے ساتھ انٹرنیٹ یا کسی اور طریقہ سے تعلقات قائم کرنے سے اجتناب کریں، اور آپ یہ علم میں رکھیں کہ جو کچھ اللہ کے پاس ہے اسے حاصل کرنے کے لیے اللہ کی اطاعت ہی کرنا ہوگی، اس کے بغیر وہ حاصل نہیں ہو سکتا، اور معصیت و نافرمانی رزق اور خیر و بھلائی سےمحروم کرنے کا بنیادی سبب ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آب کے والدین کو ہدایت نصیب فرمائے، اور آپ کے معاملہ کو آسان کرے، اور

آپ کو نیك و صالح خاوند اور اولاد عطا کرے.

واللہ اعلم .